

176289- مشائخ سے والہانہ محبت، ان کی تقسید کرنا اور ان کی تصاویر لٹکانے کا حکم

سوال

آپ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو کسی شیخ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، ان کے خطابات بہت زیادہ سنتا اور دیکھتا ہے، ان کی تصاویر بھی ہر وقت ٹھکلی باندھ کر دیکھتا رہتا ہے، لباس بھی انہی جیسا پہنتا ہے، اپنے فیس بک اکاؤنٹ پر انہی کی تصاویر لگاتا ہے، یہ سب کچھ شیخ سے محبت کے اظہار کے لیے کرتا ہے، تو شریعت اس بارے میں کیا کہتی ہے؟ کیا یہ مبالغہ آرائی نہیں ہے؟ میں نے کسی شیخ سے اس حوالے سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے! مشائخ سے محبت کے کیا خوابط ہیں؟ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں مشائخ کے ساتھ کس قدر محبت ہونی چاہیے؟

پسندیدہ جواب

اہل سنت والجماعت کے مشائخ سے محبت کرنا اچھا عمل ہے، خصوصاً ایسی صورت میں جب اس محبت کی بدولت انسان دین پر مزید عمل پیرا ہونے والا بن جائے، ان کے علم اور دین استقادة کرے۔ لیکن اس سب کے لیے شرط یہ ہے کہ اس میں غلو اور مبالغہ آرائی نہیں ہونی چاہیے کہ جس کے نتائج اچھے نہ نکلیں، لہذا اگر کسی شیخ سے محبت کی وجہ سے انسان ان کے خطابات سنتا ہے اور جب وہ آئیں تو سننے کے لیے جاتا ہے، انسان اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے، دین کو سمجھنے، اللہ تعالیٰ کی عبادات اور اطاعت کے سلسلے میں ان کی رفاقت اختیار کرتا ہے تو یہ شرعی محبت ہے، اور انسان جن لوگوں سے محبت کرتا ہے انہی کے ساتھ اسے اٹھایا جائے گا، نیز جو شخص جس قوم کی شکل و شابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہوتا ہے۔

جیسے کہ صحیح بخاری : (6169) اور صحیح مسلم : (2641) میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن ان سے مل نہیں پایا؛ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انسان انہی کے ساتھ ہو گا جن سے محبت کرتا ہے۔)

اگر کسی عالم دین کے ساتھ محبت ایسی ہے کہ انسان ان کے درس میں حاضر ہوتا ہے، ان کا لیچر سنتا ہے، ان کی وجہ سے اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کرتا ہے، حصول علم کی توجہ رکھنے والوں کے ساتھ رہتا ہے، ساتھ انہیں دیکھنے کی چاہت بھی دل میں ہوتی ہے کہ ان کی شکل دیکھے، اور انہی جیسا بابا س پہنے اور چال ڈھال انہی جیسی بنائے، تو اگر اس محبت کا نتیجہ انسان کو نیکی اور بھلائی کی طرف جانے کی شکل میں آتا ہے تو یہ اچھی محبت ہے، اور اگر اس محبت کے نتیجے میں انسان حد سے تجاوز کرتا ہے تو یہ اچھی محبت نہیں ہے۔

چنانچہ اگر اس عالم دین میں کوئی شرعی خوبی ہے جس کی وجہ سے دل میں ان کے لیے محبت ہے تو اس میں ان شاء اللہ کوئی حرج نہیں ہے؛ بشرطیکہ محبت کی وجہ سے کوئی غیر شرعی کام نہ ہو کہ غلو، افراط و تفریط، یا مذموم تقسید یا غیر احلانی تعلق نہ ہو۔

واضح رہے کہ باطل کا سب سے بڑا راستہ نیک لوگوں کے متعلق غلو کرنا ہے؛ جیسے کہ سنن نسافی : (3057) میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنے آپ کو دین میں غلو کرنے سے بچاؤ؛ کیونکہ آپ سے پہلے وہی لوگ بہاک ہوئے ہیں جنہوں نے دین میں غلو سے کام لیا۔) اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن

نامی وغیرہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستے ہیں :

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان : (اپنے آپ کو دین میں غلوکرنے سے بچاؤ) نظریاتی اور عملی ہمہ قسم کے غلوکے متعلق عام ہے، اور غلویہ ہے کہ انسان کسی کی تعریف یا مذمت وغیرہ میں حد سے تجاوز کر جائے۔" ختم شد

"اقضاء الصراط السقیم خالقہ أصحاب الجم" (ص 106)

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے ہیں :

"آج کل لوگ کسی کے لیے "امام" کا لفظ بہت زیادہ استعمال کر رہے ہیں، حتیٰ کہ اونی اہل علم کو بھی "امام" کا لقب دیا جانے لگا ہے، یہ معاملہ اگر مغض لفظوں تک ہوتا کوئی بات نہیں تھی، لیکن یہ معاملہ اب لفظوں سے معنی تک پہنچ گیا ہے؛ کیونکہ جب کسی انسان کو اس لفظ سے ملقب کیا جا رہا ہے تو یہ سمجھا جانے لگتا ہے کہ اس کا موقف دوسروں کے لیے قابل اقتدا ہے؛ حالانکہ وہ اقتدا کا مستحق ہی نہیں ہے۔" ختم شد

"شرح المتع" (17/1)

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کستے ہیں :

"کسی شخص سے محبت کرتے ہوئے دل کو اس کی ذات سے ایسے منسلک کر لینا کہ اسے چھوڑنہ سکے، اور اس سے اس حد تک منتشر ہونا کہ کوئی بھی وقت اس کی یاد کے بغیر نہ گزرے، تو یہ اللہ کے لیے محبت نہیں ہے، بلکہ یہ توحید میں خلل ہے۔" ختم شد

"فتاویٰ الجبیۃ الدانیۃ" (472/1)

علمائے کرام سے محبت کو اللہ کے لیے محبت بنانے کا ضابط یہ ہے کہ : انسان اچھے اور نیکی کے کاموں میں ان کی اقدار کرے، علمائے کرام کے ساتھ وقت گزارے اور ان کے دروس میں حاضر ہو، اور جب ضرورت ہو تو سوال کر کے تفصیلی مثالائے، ان کے لیے ان کی عدم موجودگی میں دعا کرے، اور ان کے لیے تعریفی کلمات کئے، اور اسی طرح دیکھ شبت امور بجا لائے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (127838) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اس لیے ہماری ذمہ داری بھی ہے علمائے کرام سے محبت کرتے ہوئے بھی میانہ روی اختیار کریں اور غلوکار نہ ہوں، اعتماد اور میانہ روی دینی اور دنیاوی تمام امور میں اختیار کریں۔

آپ اپنے آپ کو کسی بھی عالم دین اور شیخ کے پیچھے اس قدر نہ لگائیں کہ وہ جو بھی کہیں آپ اسے مانتے جائیں، بلکہ آپ کا مقصد اور بدف یہ ہونا چاہیے کہ کون آپ کو بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر گامزن کرتا ہے، آپ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت، سنت اور صحابہ کرام کی سیرت اور سنت پر چلیں؛ کیونکہ علمائے کرام اور مشائخ کی محبت؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، دینِ محمدی اور شریعتِ محمدی کی محبت کے تابع ہے، لہذا علمائے کرام اور مشائخ عظام سے محبت ان کی شریعت اور دین کی پاسداری کے مطابق ہوگی۔

واللہ اعلم